نہ فکر ہے نہ غم جام تیرے مستوں کو
تری نگاہ سے چلتا ہے کام یا خواجہ

تمہارے حلقہ بگوشوں کا حکم چلتا ہے
ہیں تاجدار تمہارے گدا غریب نواز

ہدایت البریہ الیٰ شریعت الاحمدیہ

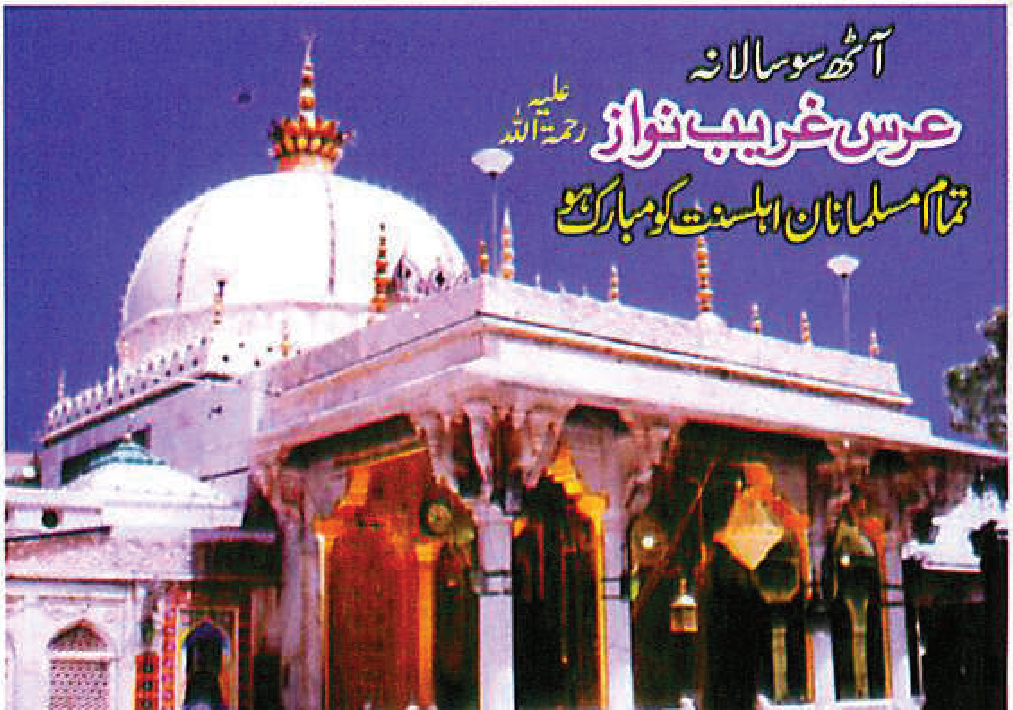

تصنیف لطیف

علامہ حضرت مولانا مفتی نقی علی خاں علیہ الرحمۃ

معینی تحفہ

منجانب: حضرت سید بالے شاہ پیر ٹرسٹ
ڈونگری گاؤں، اُتّن روڈ، بھیندر (W) ضلع تھانہ

مسلمانو اگر سنت کی تعمیل نفس و حرص سے بچنا اور اپنی ہر عبادت کو حسب شریعت و طریقت ادا کرنا ہو

تو آپ

خاتم الحکما استاذ الکملا حضرت مولانا مولوی محمد نقی علی خاں

صاحب رحمۃ اللہ علیہ پدر و اُستاد اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا یہ رسالہ مسمّٰی بہ

ہدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیۃ

ضرور دیکھیے

جس کو بصرف زر کثیر عالیجناب مولوی محمد رضا خاں صاحب

(خلف اصغر حضرت مصنف اعلی اللہ مقامہ فی اعلیٰ علیین) نے

باہتمام محمد حسنین رضا خاں

حسنی پریس محلہ سوداگران بریلی میں چھپوا کر شائع کیا

Butt

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین بس از حمد و نعت واضح ہو کہ اس زمانہ پر آشوب میں ایک عالم حدود شرع سے تجاوز اور اس میں مداخلت بیجا کرتا ہی ہر جاہل کا عقیدہ جدا اور عمل کا طریقہ نیا ہی خصوصًا دس فرقوں نے عجب طرح کا فساد برپا کیا ہی لہذا فقیر سراپا معصیت محمد نقی علی محمدی حنفی بریلوی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی الجلی الوفی بنظر خیرخواہی و نصیحت برادران دینی یہ چند کلمات مسماۃ بہ ہدایۃ البریہ الی الشریعۃ الاحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اُن کی خدمت میں گزارش کرتا ہے اگر پسند فرماویں عاجز کے حق میں دعائے خیر کریں اور جو ناگوار طبع ہو معذور رکھیں کہ باوجود قدرت ازالہ منکرات شرعیہ واجب اور بخوف و لحاظ خلق اخفائے حق نصیحت نامناسب سوا اس کے حق گو بظاہر تلخ ہو نفع سے خالی نہیں واللہ الموفق وبہ نستعین۔ فرقہ اولیٰ نے اپنی عقل ناقص کو امام بنایا ہی اور اپنے زعم فاسد میں عقل کل بن بیٹھا ہی مسئلہ جبر و قدر اور مشاجرات صحابہ اور اُن کی امثال میں دخل بیجا اور آیات متشابہات و احکام غیر معقول المعنی اور خدا کی باریک حکمتوں اور اسرار میں جن کا سمجھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں فکر بیہودہ کرتے ہیں اور جو بات سمجھ میں نہیں آتی

قصورِ فہم کا اعتراف کیا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اے
عزیز اُس کی ادنےٰ مخلوق میں اسقدر عجائب وغرائب اور حکمتیں اور اسرار مودوع ہیں کہ
نفوس قدسیہ اور عقول کاملہ کہ ظلمات مادیہ اور کدورات جسمانیہ سے منزہ ہیں ادراک
سے قاصر اور دانایان عالم اور عقلائے جہاں اُن کے دریافت میں عاجز ہیں

زہے صنع نہان و آشکارا ٭ کہ کس را جز خموشی نیست یارا

چیونٹی جسے تو اضعف مخلوقات اور احقر موجودات جانتا ہے بزبان حال کہتی ہے
اے غافل نقاش ازل کے حکمت وصنعت مجھ میں دیکھ کہ مجھ سے ناچیز کو باوجود صغر جثہ
ہاتھ پاؤں عنایت کیے اور اس چھوٹے سر میں بہت غرفے بنائے کسی میں قوت ذائقہ
اور کسی میں باصرہ رکھی اور جو چیزیں تحصیل غذا اور اکل وہضم کے لیے درکار ہیں سب عنایات
فرمائیں وہ ناک مجھے دی کہ دور سے ہر چیز کی بو سونگھ لیتی ہوں اور وہ قدرت مجھے
بخشی کہ جس جگہ تو کھانا رکھتا ہے پہنچ کر بفراغ خاطر نوش کرتی ہوں تو زراعت کرتا
ہے میں کھاتی ہوں تو نفیس کھانے پکاتا ہے میں نوش فرماتی ہوں تو تمام عالم کو اپنے
لیے مخلوق جانتا ہے اور میں کہتی ہوں خدا نے مجھ سے مخلوق بے نظیر کو میری خدمت کیلیے
پیدا کیا اسی طرح ہر مخلوق اُس کی صفت وثنا کرتی ہے اور کمال صنعت وحکمت کی گواہی
دیتی ہے مگر سننے والا اور سمجھنے والا کہاں وہ خود فرماتا ہے [٥٤] وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ
ولکن لا تفقہون تسبیحہم ایک ہری لکڑی سے آگ نکلتی ہے اور باوجود حرارت ویبوست
طبیعی اُسے خشک نہیں کرسکتی اور باہر نکلنے کے بعد جلا دیتی ہے جذب مقناطیس واسہال
سقمونیا کے سبب میں سب عقلا حیران اور شمع وپروانہ وگل وبلبل کے معاملے میں ایک عالم
متحیر عقل کیا چیز ہے کہ حکیم مطلق کی سب حکمتیں اور اُس کے سب احکام کے بھید کما ینبغی
دریافت کرسکے عقل کا کام ان احکام میں یہ ہے کان لگاکر سنے کیا حکم آتا ہے اور
طریق تعمیل کیا ہے نہ یہ کہ کیوں حکم دیا اور اس میں کیا فائدہ ہے جو خوان نعمت

پھر نماز روزے سے کیا حاصل یہ ایسا خبط ہی جیسے بیمار کہے طبیب کو میرے پرہیز سے فائدہ اور
بدپرہیزی سے ضرر نہیں کس لیے پرہیز کروں کیا نہیں جانتا یہ خیال فاسد اُس کی جان کھونے
کو کافی ہی بعض کہتے ہیں کاتب تقدیر نے ہمارے حق میں جو لکھدیا سو ہوا اُس سے تجاوز نہیں ہو سکتا اگر ہم
بہشتیوں سے ہیں دوزخ میں نہ جاوینگے اور جو دوزخیوں سے ہیں کسی عمل سے نجات نہ پاوینگے
پھر کس لیے جان مشقت میں ڈالیں کہتا ہوں اسی طرح موت کا وقت مقدر ہی کہ اُس سے تقدیم و تاخیر
جائز نہیں اور جس طرح پروردگار عالم نے دوا میں اثر رکھا ہی کہ اُس کے استعمال سے مرض اکثر زائل
ہوتے ہیں اسی طرح عبادت عابد کو دوزخ سے دور اور بہشت میں داخل کرتی ہی باوجود اس
کے کڑوی دوا پینا اور تقدیر پر بھروسا کرکے عبادت نہ کرنا نری ہٹ دھرمی اور بیشرمی ہے
فرق اسقدر ہی کہ دواے مخصوص کا اثر قول فلاسفہ اور عبادت کا ارشاد خدا و انبیا سے
ثابت کیا ان نادانوں کو فلاسفہ کی بات پر خدا و رسول کے ارشاد سے زیادہ اعتماد ہی
اُسے مانتے ہیں اور اسے معاذ اللہ لغو جانتے ہیں شیطان نے اُنھیں دام فریب میں لیا ہی
اور یہ خطرہ اُن کے ہلاک پر صریح دلالت کرتا ہی جس کی موت بحکم ازل آتی ہو اُسی کے
دلمیں یہ وسوسہ گزرتا ہی اگر اس وقت مرنا مقدر ہی نہ بچونگا کھانے پینے سے کیا فائدہ اور جسکی
زندگی منظور ہوتی ہے اُسے کھانے پینے کی رغبت اور تجارت اور زراعت کی ہمت عنایت
فرماتے ہیں اسی طرح جسے سعید کرتے ہیں مجاہدہ و ریاضت کی طرف راغب اور جسے گروہ اشقیا
میں لکھتے ہیں وساوس و خطرات میں مبتلا کرتے ہیں دنیا مزرعہ آخرت ہی جو عمل کریگا پھل پاویگا
اگرچہ کوئی عمل بے اُس کی عنایت کے کام نہیں آتا مگر عنایت اُس پر ہوتی ہے جو اچھے کام کرتا
ہی ان رحمة الله قريب من المحسنين[1] جو آج دوزخ کی راہ چلتا ہی دوزخ سے قریب اور
بہشت سے دور ہوتا ہی کل اگر بہشت کی طرف جاویگا نہ جانے دینگے اُس وقت اپنی نادانی
کا معترف اور قدر عمل سے واقف ہوگا ہرچند عرض کریگا رب ارجعنی اعمل صالحا[2] سوا ملامت
کے کچھ جواب نہ پاویگا اور حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آویگا عنایت بے اطاعت خلاف

ف۱ تحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہے نیکی کرنے والوں سے ۱۲

ف۲ ترجمہ خدایا مجھے لوٹا کہ اچھا کام کروں ۱۲

خلاف عادت ہو کہیں سُنا ہو کہ بولی سرکش شریر غافل کاہل غلام سے راضی ہو ضرب اللہ
مثلاً رجلین احدھما ابکم لا یقدر علی شیء وھو کل علی مولٰہ اینما یوجھہ لا یأت بخیر
ھل یستوی ھو ومن یأمر بالعدل ؎

ای دل ہوس بر سر کار ے نرسی ✤ تا غم نخوری بغمگسار ے نرسی
تا ہمچو حنا سودہ نگردی تہ سنگ ✤ ہرگز بکف پائے نگار ے نرسی

جو بوجھ اُٹھاتا ہے اُجرت پاتا ہے جس قدر بوجھ زیادہ اُجرت زیادہ افضل العبادات
احمزھا ؎

ترا اگر آرزوے انگبین است ✤ بباید ساختن با نیش زنبور

جو دریا میں نہیں گھستا موتی نہیں پاتا اور جبتک سانپ سے مقابلہ نہیں کرتا خزانہ
ہاتھ نہیں آتا ؎

نابردہ رنج گنج میسر نمی شود ✤ مزد او گرفت جان برادر کہ کار کرد

درخت خادموں کی روش ایک پاؤں پر کھڑا ہے منظر آفتاب کا ہوتا ہو اور سایہ
بمایہ کاہلوں کی طرح خاک پر پڑا ہے نظر خورشید سے محروم ہو بے محنت جاہ و نعمت دنیا بھی
حاصل نہیں ہوتی نعمت آخرت کس طرح ملے گی ریاضت و عبادت اصل کار و طریق مقربین
و ابرار ہو انبیا و مرسلین و پیشوایان دین جن کے کمال عقل پر مخالف و موافق کو یقین ہے اس
امر کی خوبی اور بھلائی پر اجماع ہو اس بات پر کہ انسان کو عبادت سے کہ توشہ راہ آخرت
ہو چارہ نہیں اتفاق رکھتے ہیں کیا یہ حضرات معاذ اللہ غلطی پر تھے اے احمق اس عقیدۂ باطلہ
سے باز آ ورنہ عذاب دوزخ کے لیے آمادہ ہو عبادت کو بیکار سمجھنا کفر اور کافر قطعاً بہشت
سے محروم اور مخلد فی النار ہو کوئی عاقل ایسی چیز جس کے ترک میں ضرر ہے اور فعل میں نفع
ترک نہیں کرتا اگر تارک بحکم ازل بہشت میں جاویگا ثواب عابدین سے محروم رہیگا اور ندامت
وحسرت میں مبتلا ہوگا اور عاقل اگر دوزخ میں پڑیگا عبادت سے عذاب اُسکا ہلکا ہو جاویگا

ف
مثلاً بیان کی اللہ نے کہاوت
دو مرد دل
جن میں ایک
اُن میں گونگا ہے
قدرت رکھتا
کسی چیز پر اور
وہ بھاری ہے
اپنے مالک پر
جدھر اسکو بھیجے
نہ لاوے کچھ
بھلائی کیا برابر
ہے وہ اور جو
حکم کرتا ہے انصاف
سے ۱۲
۲ فضل
عبادات محنت
زیادہ کی ہے ۱۲

بالجملہ یہ لوگ اور جن کے عقائد اس طرح کے ہیں نرے زندیق و ملحد ہیں نہ انھیں شریعت سے کام نہ طریقت سے
غرض نہ ان کا کچھ عقیدہ نہ مذہب نہ مسلمان عورت سے اُن کا نکاح جایز نہ اُنکی اولاد صحیح النسب نہ
اُنھیں مسلمان وارثوں کا ترکہ پہنچے نہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا اور اُن کے جنازے کی نماز پڑھنا مناسب
ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم **ساتواں فرقہ** بعض حضرات بلا محنت و ریاضت اور طے کرنے مقامات سلوک
اور اجازت کسی مرشد کامل کے صاحب سجادہ اور حال و قال پر آمادہ ہو بیٹھے حال اُنکا یہ ہے کہ ارتکاب اقوال و
افعال میں جو ارباب کمال سے عالم وجد و استغراق میں صادر ہوئی بدون حصول اُس حالت اور رتبہ کے مصروف
رہتے ہیں اور قال یا اہانت علمائے دین و ائمہ مجتہدین میں منحصر ہزاروں حکایات واسطے تصحیح اپنے حرکات ناشایستہ — ف۱ علم پوشیدہ ہے اللہ کا ۱۲
اور اباحت منکرات شرعیہ اور اہانت علم و علما کے حضرات اولیا کی طرف نسبت کرتے ہیں اکثر اُن میں محض
غلط اور بے سروپا ہیں اور بعض کا مضمون صحیح ہے پر اپنی نادانی سے اُلٹا سمجھتے ہیں مثلاً العلم حجاب اللہ ف۱ — ف۲ جیسا کہ خیال کرتے ہیں ۱۲
کا کہ ان صاحبوں کا نقل مجلس ہے یہ حاصل نہیں کہ معاذ اللہ علم دین خدا سے دور کرتا ہے کما زعموا ف۲ بلکہ جس طرح
محبوب پردہ نشین تک بدون طے کرنے حجاب کے رسائی دشوار اسی طرح بے تحصیل علم خدا تک پہنچنا متوقع
نہیں ع کہ بے علم نتواں خدا را شناخت - اور جو طالب یہ وہاں تک پہنچا ہی مطلوب سے اسقدر قریب — ف۳ [illegible]
ہو جاتا ہے کہ بمجرد طے کرنے اُس کے جمال دوست بے پردہ و حجاب نظر آتا ہے اسی طرح جو عالی ہمت اس
منزل کو طے کرتا ہے وصل محبوب حقیقی سے کامیاب ہوتا ہے البتہ یہ منزل مدت مدید میں بہت دشواری
سے قطع ہوتی ہے لہذا بد قسمت اور کم ہمت مقصود اصلی اور مطلوب حقیقی سے محروم رہتے ہیں
اس اعتبار سے اُسے حجاب عظیم اور حجاب اکبر بھی کہہ سکتے ہیں لیکن جو طالب صادق اس راہ
میں مر جاوے اور تقدیر ازلی سے مقصود حقیقی تک نہ پہنچے عدم وصول اس کا حکم وصول میں ہے ف۳ من خرج
من بیتہ مہاجرا ثم ادرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ وللہ در من قال ؎

در راہ تو ہم گرچہ ترا نہ بینم ٭ باری خلاص یابم از ننگ زندگانی

اسی طرح مراد عارف رومی کے اس شعر سے ؎

من ز قرآں مغز را برداشتم ٭ استخواں پیش سگاں انداختم

برتقدیر صحت نقل شاید یہ ہی کہ اصل مطلب قرآن کا ہم اہلسنت نے سمجھا اہل بدعت واہوا کو سوا آنحوال کے کچھ ہاتھ نہ آیا نہ یہ کہ شریعت استخواں و پوست اور طریقت لب قرآن ہی جو معانی حضرت رسالت اور آپ کے یاروں نے سمجھی استخواں نہیں ہو سکتے اور جو اُن کے مطابق اعتقاد رکھے شیر بیشہ تحقیق ہی ما انا علیہ و اصحابی بلکہ قرآن بتمامہ لب ہی اُسے دو طرح کے معانی پر مشتمل ٹھیرا کر ایک کتوں کے سامنے ڈالنا سو رادب ہیں مراد مولانا کی یہ ہی ہے کہ حقیقت امر قرآن سے حاصل کی بخلاف اہل بدعت واہوا کے کہ نفس کی پیروی میں اُس سے غافل رہے اور اذا احب اللہ عبدا لا یضرہ ذنب کا یہ حاصل نہیں کہ کامل کے حق میں حرام حلال اور گناہ جائز ہو جاتا ہی بلکہ صدق اس قضیہ کا باعتبار سلب ذنب کے ہی یعنی تربیت الٰہی اُسے گناہ سے روکتی ہی اور جب گناہ نہوگا ضرر بھی نہ کریگا۔ اور من اراد العبادة بعد الوصول فقد اشرک باللہ سے یہ مراد ہی کہ بعد وصول کے ارادہ نہیں رہتا بلکہ واصل واصل بالطبع عبادت کرتا ہی یہاں تک کہ جو اپنے کو واصل نہ سمجھے اور طبیعت اُس کی عبادت کو مقتضی نہو در حقیقت خدا تک نہ پہنچا خدا جانے کس چیز کو خدا سمجھ لیا یا مراد واصل ذات محبوب میں منحصر ہی پس مقصود اُس کا عبادت سے محبوب ہی نہ عبادت کہ اپنا فعل ہی جو ایسی حالت میں عبادت کو مقصود بالذات اور مراد حقیقی ٹھیراتا ہی اس امر میں خدا کا شریک کرتا ہی عبادات الٰہی میں غیر کی طرف نظر کرنا شرک اصغر ہی تو عبادت کو کہ اپنا فعل ہے ایسی حالت میں دیکھنا کس طرح شرک نہوگا جو مراد اصلی اور مطلوب حقیقی تک پہنچکر عبادت خواہ اپنے کسی اور فعل خواہ اور چیز کی طرف جھکے اُس نے مشرکوں کا سا کام کیا کہ باوجود قادر علی الاطلاق اُن کے اضعف مخلوقات اور اپنے مصنوعات کی طرف جھکتے ہیں اور انھیں مطلوب اصلی اور مراد حقیقی ٹھیراتے ہیں اسی طرح یہ بات کہ فقیر کے مذہب میں کسی کو بُرا نہیں سمجھتے غلط ہی شیطان اور ابولہب اور قارون اور فرعون اور ہامان کی بُرائی قرآن مجید میں مصرح کیا لطف کی بات ہے جو انھیں ایذا دیتا ہی اُس کے دشمن ہو جاتے ہیں اور خدا کے حق میں مداہنت کرتے ہیں آیا توحید اسی کو کہتے ہیں اگر راست باز ہوتے اپنے نفس کے لیے کسی سے عداوت نہ رکھتے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم

جنگ احد میں خون چہرۂ اقدس سے پاک کرتے اور فرماتے اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون[۵۰] الٰہی میری
قوم کو راہ دکھا کہ وہ نہیں جانتی اگر مجھے تیرا ہی سمجھتی ایسی حرکت نہ کرتی یہ مداہنت و مساعت ان
حضرات کے ضعف ایمان کی علامت ہی کہیں تم نے سنا ہی کہ دوست کامل دوست کے دشمن کو
دشمن نہ سمجھے اور اس پر اصرار زندقہ و الحاد ہی کہ بحیلہ توحید کارخانہ شرع درہم برہم کیا چاہتے ہیں مسلمان
کامل وہ ہی جس طرح خدا کے دوستوں سے محبت رکھے اسی طرح دشمنان الٰہی سے عداوت اور ان پر شدت
کرے اشداء علی الکفار رحماء بینهم[۵۱] یا ایها النبی جاهد الکفار والمنفقین واغلظ علیهم[۵۲] ولا تاخذ
کم بهما رأفة فی دین الله[۵۳] ہاں سالک بعض احوال میں ذرات عالم کو آئینہ جمال دوست پاتا ہی اُس
وقت سب سے صلح کرتا ہی کسی کو بُرا نہیں سمجھتا اسی مقام میں خواجہ ابو العباس مرسی نے فانیوں سے
فرمایا میری داڑھی اُس کافر کے خاک پا پر قربان جسے تم خدا کے لیے قتل کروگے کہ نظر اُس کی نسبت
بھی نہ اُس پر کہ نسبت کیسی ہی جب اس مقام سے تجاوز ہوتا ہی مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر
اچھے کو اچھا بُرے کو بُرا سمجھتا ہے جس طرح پہلے سمجھتا تھا لہذا کہتے ہیں النهایة هی الرجوع
الی البدایة پس سکر و استغراق و وجد کی بات عقیدہ نہیں ہوسکتی عقیدہ یہ ہی کہ لا یستوی
الخبیث ولا الطیب[۵۴] ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور لا یستوی اصحب النار
واصحب الجنة اصحب الجنة هم الفائزون[۵۵] بڑا خبط ان حضرات کا اور منشا تفریط و
افراط کا یہی ہے کہ جو کلمات اولیا سے عالم استغراق میں صادر ہوئے عقائد میں داخل
کرتے ہیں اور افعال کہ حالت وجد میں واقع ہوئے دستور العمل بناتے ہیں حالانکہ طریقت
اس کی بطلان کا حکم کرتی ہی جب منصور حلاج نے انا الحق کہا پیشوائے اہل طریقت شبلی رحمہ اللہ نے
قتل کا فتوی دیا اگرچہ وہ حق تھا یہ ناحق تھا بلکہ خود منصور رحمہ اللہ نے فرمایا میرا قتل ہی بہتر ہی تا مسلمانوں
کو عبرت ہو دیکھو کامل عین وجد و استغراق میں حکم شرع کے سامنے سر جھکاتا ہے اور جان
تک دریغ نہیں کرتا بخلاف مدعی کے کہ اتباع شرع کو کوہ قاف سے گراں سمجھتا ہے اور
دوسری راہ کی فکر میں چپ و راست پھرتا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل[۵۶]

۵۰ بخش دے میری قوم کو وہ نادان ہیں ۱۲
۵۱ سخت ہیں کافروں پر مہربان آپس میں ۱۲
۵۲ اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر ان کے ۱۲
۵۳ نہ لے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں ۱۲
۵۴ نہ برابر ہے ناپاک و پاک اور نہ اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ ۱۲
۵۵ نہیں برابر دوزخ والے اور بہشت والے بہشت والے ہی مراد کو پہنچے ۱۲
۵۶ اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے دین سو ہرگز قبول نہ ہوگا وہ اُس سے اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں سے ہے ۱۲